أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ

ایضاح الادلہ

از افادات

حجۃ الاسلام مرشد العالم سید الاتقیاء

سیدنا و مولٰنا محمود الحسن صاحب شیخ الہند قدس اللہ سرہ العزیز

ناشر

کتبخانہ رحیمیہ دیوبند یو-پی انڈیا

اتباع نبوی و وجوب اتباع قرآنی ثابت ہوتا ہے خود ان نصوص کے واجب الاتباع ہو
ہونے کی کیا دلیل حضور کے مشرب کے موافق تو جملہ ادلہ مثبتہ احکام منحصر فی النص ہونی چاہئیں تو اس
قاعدہ کے موافق نصوص مذکورہ کے واجب الاتباع ہونے کے لئے بھی کوئی نص صریح قطعی الدلالۃ
ہونی چاہئے حضرت مجتہد صاحب یہ وہ استدلال نہیں کہ آپ کی ایسی بے سر و پا تقاریر سے باطل
ہو جائے بدوں اس کے کہ آپ ادلہ مثبت احکام کے منحصر فی النص ہونے سے دست بردار ہوں
اول کا جواب ممکن ہی نہیں و ہو المطلوب ہاں بے سمجھے جو چاہے جواب لکھنے لگے یوں تو بعض نے بعض آیات قرآنی
کا رد بھی جواب لکھا ہے مگر ظاہر ہے کہ اس قسم کے جوابوں سے تو اہل عقل کی نظر میں اصل اور بھی
قوی و مستحکم ہو جاتی ہے اور بجائے اس کے کہ اصل میں کسی قسم کا ضعف و خرابی آجائے خود جواب
کا لا یعنی ہونا اور مجیب کی کم فہمی سب کے نزدیک ظاہر ہوتی ہے باقی آپ کا یہ ارشاد کہ آیات
قرآنی رد تقلید میں بکثرت موجود ہیں اور آپ نے چند آیتیں بزعم خود مفید مدعا سمجھ کر نقل بھی فرمائی
ہیں آپ کی کم فہمی کا نتیجہ ہیں بروئے انصاف ان آیات کو تقلید متنازع فیہ سے کچھ علاقہ نہیں جس قدر
آیات آپ نے نقل فرمائی ہیں سب کا ماحصل یہ ہے کہ خلاف حکم خداوندی وارشاد نبوی عمل کرنا
ممنوع ہے اور سوائے خدا اور کو اپنا ولی و حاکم بنانا حرام قطعی ہے سو یہ بات تو جملہ اہل اسلام مقلدین
و غیر مقلدین کے نزدیک مسلّم ہے اس کا منکر ہی کون ہے جو آپ بطور الزام ان آیات کو پیش
کرنے لگے ہر ادنیٰ و اعلیٰ جانتا ہے کہ اتباع حکم غیر خدا کے ممنوع و حرام و کفر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ
علی سبیل الاستقلال ان کو حاکم سمجھا جائے اور ان کے احکام کو احکام مستقلہ سمجھ کر واجب الاتباع
مانا جائے سو اس طرح پر اور تو در کنار خود انبیائے کرام علیہم السلام کا اتباع بھی ممنوع ہے کیونکہ
حسب ارشاد ان الحکم الا للہ انبیاء علیہم السلام کا اتباع بھی فقط اسی نظر سے ضروری ہے کہ ان کا
حکم بعینہ حکم خداوندی ہوتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو حاکم مستقل ایسا سمجھا جاتا ہے
کہ ان کا حکم مستفاد عن الغیر نہیں ہوتا اور بفرض محال اگر انبیائے علیہم السلام خلاف حکم خداوندی ہی
نعوذ باللہ ارشاد کرنے لگیں تو جب بھی وہ واجب الاطاعت ہوں گے اب اس سے صاف
ظاہر ہے کہ فی الحقیقت حکم تو حکم خداوندی ہے اور منصب حکومت سوائے خداوند جل و علا
فی الحقیقت کسی کو میسر نہیں اور منصب حکومت انبیائے کرام علیہم السلام و امام قاضی و
مجتہد میلو دیگر اولوالامر عطائے خداوند متعال بعینہ اس طرح پر ہوگا جیسے منصب حکم حکام ماتحت کے حق
میں عطائے حکام بالا دست ہوتا ہے اور جیسے اطاعت حکام ماتحت سراسر اطاعت حکام بالادست

سمجھی جاتی ہے اسی طرح پر اطاعت انبیائے کرام علیہم السلام وجملہ اولی الامر بعینہ اطاعت
خداوند جل جلالہ خیال کی جائے گی اور متبعین انبیائے کرام اور دیگر اولوالامر کو خارج از اطاعت
خداوندی سمجھنا ایسا ہوگا جیسا متبعین احکام حکام ماتحت کو کوئی کم فہم خارج از اطاعت حکام
بالادست کہنے لگے یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول واولی الامر
منکم اور ظاہر ہے کہ اولوالامر سے مراد اس آیت میں سوائے انبیائے کرام علیہم السلام اور کوئی
ہیں سو دیکھئے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت انبیاء وجملہ اولو الامر واجب الاتباع ہیں
آپ نے آیت فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر تو دیکھ لی اور آپ کو یہ اب
تک معلوم نہ ہوا کہ جس قرآن مجید میں یہ آیت ہے اسی قرآن میں آیت مذکورہ بالا معروضۂ احقر بھی
موجود ہے عجب نہیں کہ آپ دونوں آیتوں کو حسب عادت متعارض سمجھ کر ایک کے ناسخ اور دوسرے
کے منسوخ ہونے کا فتویٰ لگانے لگیں جناب مجتہد صاحب صحیح عرض کرتا ہوں کہ ان آیات سے
تقلید متنازع فیہ کے بطلان کی امید رکھنی ایسا ہی ہے جیسا کسی بھوکے نے کہا تھا کہ دو اور دو
چار روٹیاں ہوتی ہیں سو اس کے کہ اس قسم کے استدلالات سے آپ کی خوبی اجتہاد ظاہر
ہو اور کچھ نفع نہیں اور آپ کے اس قسم کے استدلالات سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کے
نزدیک تمام مقتدیان دین وائمہ مجتہدین خلاف احکام خداوندی وارشادات نبوی حکم دینے والے
ہیں اور آیت ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا کی صریح مخالفت کرنے والے ہیں اور جملہ
مقلدین ائمہ تارک احکام خداوندی وفرمان نبوی بلکہ ان کے خلاف اوروں کے احکام کی
اتباع کرنے والے ہیں اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ اس قسم کے اشخاص کون ہوتے ہیں سو
قطع نظر اس سے کہ ایسا قول لغو خلاف کلام اللہ وارشاد نبوی وجملہ مسلمین کسی نے نہ کہا ہوگا
ان نصوص کا کیا جواب ہوگا کہ جن نصوص سے اس امت مرحومہ کا خیر امت اور جملہ امم سے اعلیٰ
اور افضل ہونا معلوم ہوتا ہے اور جملہ امم سابقہ سے اس ایک امت کے آدمیوں کا بکثرت داخل
جنت ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اتباع احکام خداوندی کے جو آپ معنی سمجھے ہوئے ہیں ایسے معنی
کے لحاظ سے تو سوائے چند اشخاص کے اور کوئی معلوم نہیں ہوتا اور قرون ثلثہ میں تو غالباً اس عقیدہ
کا کوئی نہ ہوا ہوگا حیف صد حیف اس جہالت وتعصب کا کیا ٹھکانا ہے کہ وہ آیات جو یہود
و نصاریٰ و مشرکین عرب کی شان میں نازل ہوں آپ ان کا مصداق جملہ مقلدین کو فرماتے ہیں
اور کفار جو خلاف ارشاد خداوندی اپنے آباء و اجداد اور ان کے رسوم کا اتباع کرتے تھے

آپ یہ اس کو اتباع ائمہ مجتہدین کو جو بعینہ اتباع احکم الحاکمین ہے کام ہم سنگ سمجھتے ہیں ایسے احمقوں سے کیا عجب ہے کہ رفتہ رفتہ اتباع نبوی کو بھی اس قاعدے کے موافق ممنوع بتلانے لگیں آخر حضرات صحابہ وخلفائے راشدین کے اتباع کو جن کی شان میں بسنتی وسنتہ الخلفاء الراشدین موجود ہے آپ کے بعض ہم مشربوں نے ساقط کر ہی دیا ہے چنانچہ بیس تراویح کو بعض جہال بدعت عمری خیال کرتے ہیں سے شعر

یہی گر تیری چشم سحر آفریں ہے
تو دل ہے نہ جائے نہ ایمان دیں ہے

مجتہد صاحب خیر آپ صاحبوں کا عمل بالحدیث جو تھا سو تھا مگر یہ شاخ آپ نے عمل بالحدیث میں غضب لگائی ہے کہ ائمہ مجتہدین وجملہ مقلدین پر تبرا گوئی بھی آپ صاحبوں کے نزدیک داخل عمل الحدیث سمجھی جاتی ہے اور آپ کے تعصب وبے حیائی نے یہ گل کھلایا کہ جملہ مقلدین کو ایسے الفاظ سے یاد کرنے لگے کہ کوئی ایمان دار کسی مسلمان کی نسبت ایسے کلمات ہرگز نہ کہہ سکے انا للہ وانا الیہ راجعون خیر آپ ہم کو کچھ سمجھیں مگر ہمارا حوصلہ دیکھیے کہ ہم اب بھی آپ کو مسلمان بدفہم ہی سمجھے یہ نہیں کہ آپ کی طرح ذرا سی مخالفت میں کافر دفاسق کہنے کو مستعد ہو جائیں اس کے بعد جو مجتہد صاحب کو فی الجملہ کچھ اوسان آئے ہیں تو فرماتے ہیں *

قولہ فان قیل کہ مذہب اماموں کا بھی ما اتاکم الرسول میں داخل ہے پس امر مخذوہ سے تقلید ان کی بھی واجب ہوئی اقول گفتگو تقلید شخصی میں ہے تخصیص ایک امام کی کہاں سے لاؤ گے میں اس کے توضیح وتشریح میں کلام ہدایت نظام مولانا سید نذیر حسین صاحب مدظلہم کا نقل کرنا مناسب جانتا ہوں اقول مولوی صاحب مولوی نذیر حسین صاحب مدظلہ کا کلام تو بعد میں نقل کرنا پہلے تو فرمائیے گم مبحث سے بھاگنا اور خواہ مخواہ کسی کو مدعی بنا کہ گفتگو شروع کر دینا آپ نے کس سے سیکھا ہے ہماری آپکی گفتگو اس میں تھی کہ ہم نے آپ سے وجوب اتباع نبوی کے ثبوت کے لئے نص صریح طلب کی تھی سو اس کا جواب معقول تو ندارد ادھر ادھر کی باتیں کہ جن کو مدعا سے کچھ علاقہ نہیں بیان کر کے دو چار سطریں بے محل نقل فرما کہ تقلید شخصی کا ثبوت طلب کرنے بیٹھ گئے اور طول لاطائل کر کے انکو ہمہ کلام ہدایت نظام مقنن قوانین شریعت مجدد قواعد ملتہ ماضی سلف جامع فضائل مرجع اہل کمال مقتدائے مجتہد بے نظیر زمانہ حال جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب مدظلہم علی رؤس المسترشدین الی یوم القیامہ تین چار ورقوں پر سیاہی سے نقل تو کر دیا مگر افسوس یہ نہ سمجھے کہ اصل مطلب کے موافق کہتا ہوں یا نقیض اس کے